

## تبصرے

تذکرہ بھیر چونڈی شریف | تصنیف پیر سید مغفور قادری

بھیر چونڈی نام کا قصبہ ضلع سکھر میں ہے۔ اس قصبے کو شہرت حضرت حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی سے ملی۔ زیر نظر کتاب حضرت حافظ صاحب قبلہ اور آپ کے سلسلہ کے تین سجادہ نشینوں کے حالات پر مشتمل ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی حضرت حافظ صاحبؒ ہی کے دست مبارک پر اسلام لانے والے تھے اور آپ ہی نے مولانا مرحوم کو کلمہ توحید پڑھایا تھا۔

حضرت حافظ محمد صدیق صاحب کے خانوادہ تصوف سے دو سلسلے تھے۔ ایک تو بھیر چونڈی شریف کی خاص گدی کا سلسلہ ہے جس کے بزرگوں کے حالات اس کتاب میں بیان ہوئے ہیں۔ حضرت حافظ صاحب کے ایک خلیفہ مولانا تاج محمود اور مولانا صاحب تھے، جن سے حضرت مولانا احمد علی (لاہوری) مرحوم کو نسبت تھی۔ حضرت حافظ صاحب کے ایک اور خلیفہ دین پور شریف (ریاست بہاول پور) والے حضرت غلام محمد صاحب تھے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کو ان سے خصوصی تعلق تھا۔ ان آخر الذکر دو بزرگوں یعنی حضرت مولانا مرحوم اور حضرت مولانا دین پوری کا مسلک اور تھا، اور بھیر چونڈی شریف کی گدی کے سجادہ نشینوں کا دوسرا مسلک تھا۔ اس کتاب میں تمام تر دوسرے مسلک کے بزرگوں اور ان کے متوسلین کا ذکر ہے۔ اور حضرت صاحب کے پہلے دو خلفا کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اور اگر ان کا تذکرہ ابست ذکر ہوا ہے تو اس میں قدح کا پہلو زیادہ ہے۔

حضرت حافظ محمد صدیق صاحب، حضرت سید محمد راشد کے ایک خلیفہ کے جو مشہور راشدی طریقہ کے بانی اور پیچھاڑ کے بانی ہیں، مرید تھے۔ اسی خانوادہ راشد کی ایک سلسلہ حضرت پیر بھٹنڈا کا ہے، جن کا مسلک حضرت مولانا مرحوم سے زیادہ ملتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ سے انتساب رکھنے والوں میں بھی کم و بیش اسی طرح کا اختلاف مسلک موجود تھا۔ پھر حاجی امداد اللہ مہاجر کی کے مریدین و خلفائے دو گروہ ہو گئے، اور ان میں اسی طرح کا اختلاف مسلک پیدا ہوا۔ زیر نظر کتاب کے تعارف میں اس کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ ایسے ہی خانوادہ راشد کی بانی حضرت سید محمد راشد کے بعد ان کی اولاد و امجاد کے دو مسلک ہو گئے۔

ایک حضرت پر پکاڑو کا اور دوسرا حضرت پر جھنڈا گا۔ اسی طرح جیسا کہ زیر نظر کتاب میں بیان ہوا ہے، حضرت حافظ محمد صدیق صاحب کے خلف اور سجادہ نشین دو گروہوں میں بٹ گئے۔ ایک گروہ کا رجحان مشہور عام مکتب دیوبند قدر سے ملتا تھا اور دوسرے کا مکتب بریلوی سے۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کتاب اس طرح کی اور کتابوں سے جو ان موضوعات پر لکھی جاتی ہیں، ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ اور مصنف نے بڑی محنت سے مواد جمع کیا اور اسے بڑی خوش سلیقگی سے پیش کیا ہے۔ اس کی زبان شستہ اور پیرایہ بیان بڑا اچھا ہے۔ لیکن اگر وہ حضرت حافظ محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے انتساب رکھنے والوں کے اختلاف مسلک کو اس تاریخی پس منظر میں دیکھتے، جس کا ادب و ذکر کیا گیا ہے تو غالباً اپنے محدود بین کی مدح کے ساتھ ساتھ وہ دوسروں کے لیے قدح کا یہ لہجہ اختیار نہ کرتے، جس کا مظاہرہ کہیں کہیں اسی کتاب میں ہوا ہے۔

بہر حال بحیثیت مجموعی کتاب بڑی اچھی ہے، امید ہے اشاعت ثانی کی ترتیب میں ہماری یہ گزارشات ملحوظ خاطر رکھی جائیں گی۔  
کتاب غیر مغلد ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ صفحات ۱۲۲، قیمت چھ روپے۔ طے کا پتہ: ذوری کتب خانہ، داتا دربار صاحب، لاہور۔

**قصص انبیاء کے رموز اور ان کی حکمتیں** ترجمہ "تذویر" تادیل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء" تالیف حضرت شاہ ولی اللہ۔ مترجم مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ ناشر: شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد (سندھ) قیمت تین روپے۔  
حضرت شاہ صاحب نے شروع میں اپنی اس کتاب کا تعارف یوں کر لیا ہے۔ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ واضح ہدایات دے کر انبیاء کو مبعوث کرتا ہے۔ اور انہیں اپنی ذات و اسماء کے معارف اور اپنی قوت ایجاد و تخلیق کے خزانہ نامائے علم سے بہرہ ور کرتا ہے۔ انبیاء کو روایا جوتے ہیں، جن میں ان کے لیے برزخ اور حشر کے اسرار اور جو کچھ انسان پر معاد میں وارد ہوتا ہے، وہ سب متشکل ہوتے ہیں۔ انہیں ایسے واقعات پیش آتے ہیں جن میں ملکوت اور جبروت کے اسرار متشکل ہوتے ہیں اور وہ ان سے اللہ کی مراد سمجھ جاتے ہیں۔ اللہ نے ان واقعات میں سے ہر واقعہ میں ستر رکھا ہے، اور بندوں میں سے وہی جان سکتا ہے جو تادیل الاحادیث کے علم کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب میں حضرت شاہ صاحب نے انبیاء پر گور سے ہوئے انہی واقعات کے